Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۵ رجب ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۴ وفا ۱۳۵۵ ہش ۔ ۱۴ جولائی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۶۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۴ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

گھبراہٹ اور اعصابی ضعف بہت ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

میرے ابّا جان مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ حال انگلستان عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامل صحت دے اور پھر دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(صادقہ فرحت۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

امرائے اضلاع جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی خدمت میں

امراء اضلاع کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع کے جملہ وعدہ کنندگان "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے متعلق یہ خیال رکھیں کہ ان کی ادائیگی مرحلہ وار ہوتی رہے اب تیسرا مرحلہ شروع ہے اور پہلی سہ ماہی ختم ہو گئی ہے آپ سے درخواست ہے کہ دو باتوں کا جائزہ لے لیں (۱) آپ کے حلقہ میں کوئی ایسے دوست تو نہیں جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدہ کا ۲/۱۵ ادا نہ کیا ہو اور اگر ہیں تو اس کی کیا وجہ ہے (۲) تیسرے مرحلہ کی وصولی کی رفتار تسلی بخش ہے اور اگر کمی ہو تو اسے پورا کر لیا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے عمل سے ثابت کر دکھاؤ کہ اہلِ حق کا گروہ تم ہی ہو

خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن کی تعلیم پر کماحقہٗ عمل کرو

"یاد رکھو ہماری جماعت اِس بات کے لئے نہیں ہے جیسے عام دُنیا دار زندگی بسر کرتے ہیں کہ نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اِس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی۔ جیسے بدقسمتی سے بعض مسلمانوں کا حال ہے کہ پوچھو تم مسلمان ہو؟ تو کہتے ہیں شکر الحمد للہ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ یہ نکمّی حالت ہے خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور دُنیا کی اِس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار کو ہی کافی سمجھتا ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سُود ہے تو پھر میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے کیا معنے ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرکے دکھایا اور صحابہؓ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی یہ وہ عظیم الشّان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدمؑ کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دُنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو پس اِس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کرکے دکھاؤ کہ اہلِ حق کا گروہ تم ہی ہو"

(الحکم ۳۱ر اگست ۱۹۰۲ء)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴؍ماہ وفا ۱۳۵۵ھ ش

۱۴؍جولائی ۱۹۷۶ء

اصولِ عبادت کا خلاصہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں صرف یہی حکم نہیں دیا ہے کہ اُس کے بندے بجز اُس کے اور کسی کو لائقِ پرستش نہ گردانیں اور صرف اور صرف اُسی کی عبادت کریں بلکہ اُس نے عبادت کو رسم سے بچانے کے لئے ایک خاص اہتمام فرمایا ہے اور وہ یہ کہ اُس نے جہاں بھی اپنی عبادت کا حکم دیا ہے وہاں اپنی کسی نہ کسی صفت کا ذکر ضرور کیا ہے تاکہ اُن پر عبادت کی غرض و غایت اور اس کی ضرورت و اہمیت واضح ہو اور وہ محض رسم اور عادت کے طور پر اس کی عبادت کرنے کو ہی کافی نہ سمجھیں بلکہ عبادت میں جو فائدہ مضمر ہے اور جو برکات و ثمرات اس کے ساتھ وابستہ ہیں وہ انہیں حاصل کرنے والے بنیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عبادت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (یونس آیت ۴)

ترجمہ:- تمہارا ربّ یقیناً اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ وقتوں میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر قرار فرما ہوا۔ وہ ہر امر کا انتظام کرتا ہے (اُس کے حضور میں) کوئی بھی (کسی کا) شفیع نہیں (ہوسکتا) سوائے اُس کی اجازت کے (سنو!) یہ اللہ (مذکورہ بالا صفات والا) ہے۔ (اور وہی) تمہارا ربّ ہے اس لئے تم اُسی کی عبادت کرو۔ کیا تم (باوجود ان باتوں کے) پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرو گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جہاں عبادت کرنے کا حکم دیا ہے وہاں ساتھ ہی اپنی صفت خلق، صفتِ ربوبیت اور صفتِ مدبّر الامر کا ذکر کیا ہے اور اگلی آیات میں انکی تفصیلات پر روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ اُسی کی طرف تم نے لوٹ کر جانا ہے کیونکہ وہ مالکِ یوم الدین بھی ہے، وہ نیک اعمال کا اجر اور بُرے اعمال کی سزا دیگا۔ پھر صفت خلق اور صفت ربوبیت کے تحت انسانوں پر اُس نے احسانات کا جو لامتناہی سلسلہ قائم کر رکھا ہے اُس کا تذکرہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ اُسی نے سُورج کو ذاتی روشنی عطا کی ہے اور اس روشنی سے چاند کو منوّر کیا ہے اور ایک انداز سے کے مطابق اس کی منزلیں مقرر کی ہیں۔ پھر اس نے رات اور دن کا سلسلہ قائم کیا ہے اور آسمان اور زمین میں بے شمار دیگر اشیاء پیدا کی ہیں تاکہ انسان اُن سے فائدہ اُٹھائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی بہت سی آیات میں جہاں خدائے واحد کی عبادت بجالانے کا حکم دیا ہے وہاں ساتھ ہی اپنی کسی نہ کسی صفت کا ذکر کرکے اپنے احسانات کی طرف توجہ دلائی ہے۔

ان آیات سے یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ عبادت کا حق محض چند کلمات زبان سے ادا کرنے سے ادا نہیں ہوتا بلکہ ضروری ہے کہ انسان جب عبادت کے لئے کھڑا ہو تو خدا تعالیٰ کی صفات اور اس کے احسانات کو ذہن میں لاکر اُس کی تسبیح و تحمید کرے اور اسے ہر چیز پر قادر یقین کرکے اُس سے حصولِ فضل کے لئے دعا کرے اور کمال تضرّع اور ابتہال سے اُس کی نصرت اور دستگیری کا طالب ہو۔ اگر وہ اس طرح اپنے خالق و مالک اور رحمٰن و رحیم کی عبادت کریگا تو خدا تعالیٰ اسے اپنی صفات کے جلووں سے نوازے گا اور اس کے لئے اپنے عجائبات ظاہر کرے گا اور اپنی پناہ میں لے کر اُسے ہر قسم کے خطرات اور ہموم و غموم سے نجات بخشے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اصولِ عبادت کو اپنی کتب و ملفوظات میں بہت رُوح پرور انداز میں ذہن نشین کرایا ہے اور اس امر پر بہت وجد آفریں انداز میں روشنی ڈالی ہے کہ نماز میں سورۃ الفاتحہ کے ذریعہ عبادت کی اصل غرض و غایت کس بے نظیر رنگ میں پوری ہوتی ہے۔ چنانچہ جب ۱۷؍ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو بوقت سیر ایک صاحب نے نماز کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ صحیح رنگ میں ادا کرنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:-

"موٹی بات ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہے اُدْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (الاعراف آیت ۳۰)۔ اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیئے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہیئے۔ چاہیئے کہ اخلاص ہو، احسان ہو اور اسکی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے۔

عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپکو اِس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خُدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہوجاوے اور اُسی کی عظمت اور اُسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دُوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیہ نفس ہوجاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہوجاوے اور اُسی کی محبت میں محو ہوجاوے۔ یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے اور یہ سارا سورہ فاتحہ میں ہی آجاتا ہے۔

دیکھو اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں اپنی کمزوریوں کا اظہار کیا گیا ہے اور امداد کے لئے خدا تعالیٰ سے ہی درخواست کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ سے ہی مدد اور نصرت طلب کی گئی ہے اور پھر اس کے بعد نبیوں اور رسولوں کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور اُن انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے جو نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے اس دُنیا پر ظاہر ہوئے ہیں اور جو انہی کی اتباع اور انہی کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہوسکتے ہیں۔ اور پھر خدا تعالیٰ سے دُعا مانگی گئی ہے کہ ان لوگوں کی راہوں سے بچا جنہوں نے تیرے رسولوں اور نبیوں کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا اور اسی جہان میں ہی ان پر غضب نازل ہوا یا جنہوں نے دُنیا کو ہی اپنا اصلی مقصود سمجھ لیا اور راہِ راست کو چھوڑ دیا۔

اور اصلی مقصد نماز کا تو دُعا ہی ہے۔ اور اِس غرض سے دُعا کرنی چاہیئے کہ اخلاص پیدا ہو اور خدا تعالیٰ سے کامل محبت ہو اور معصیت سے جو بہت ہی بُری بلا ہے اور نامۂ اعمال کو سیاہ کرتی ہے طبعی نفرت ہو اور تزکیۂ نفس اور رُوح القدس کی تائید ہو۔ دُنیا کی سب چیزوں جاہ و جلال، مال و دولت، عزت و عظمت سے خدا مقدّم ہو۔ اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو۔ اور اُس کے سوائے جو شخص دُوسرے قصے کہانیوں کے پیچھے لگا ہوا ہے جن کا کتاب اللہ میں ذکر تک نہیں وہ گرا ہوا ہے اور محض جھوٹا ہے۔ نماز اصل میں ایک دُعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے یعنی کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو اصلیت کو نہیں سمجھتا وہ پوست پر ہاتھ مارتا ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۵۱، ۴۵۲)

قرآنِ مجید کی آیات اور ان کی رُوح کے عین مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشاد سے ظاہر ہے کہ عبادت رسم اور عادت کے طور پر زبان سے چند کلمات ادا کرنے یا محض رکوع، سجدہ اور قیام کا نام نہیں ہے بلکہ عبادت کا حق تب ادا ہوتا ہے کہ انسان حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق ایسے حضورِ قلب کے ساتھ نماز ادا کرے کہ گویا وہ خدا کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی غیر محدود صفات اور اُس کے احسانات کا خیال کرکے اس کی تحمید و تمجید کرے اور اسے قادرِ مطلق اور ارحم الراحمین یقین کرکے سورۃ الفاتحہ کی دُعا اور دیگر دُعائیں مانگے اور اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کا اظہار کرکے اسکی تائید و نصرت کا طالب ہو۔ اس کے نتیجہ میں اسے وہ رُوحانی ترقی نصیب ہوگی جو اسے خدا تعالیٰ کا مقرب اور اس کا محبوب بنادے گی۔ اور یہی اصولِ عبادت کا خلاصہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پہلو

(مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

فی کل اقوام ظلام مدمر
و ان رسول اللہ بدر منور

یعنی ہر قوم میں ہلاک کرنے والا اندھیرا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چودھویں کا چاند دوسروں کو نور دینے والا ہے۔

۱۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوٰی

خدا تعالےٰ فرماتا ہے:-

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ

(الانعام ۱۱۷، ۱۱۸)

اگر تو زمین میں بسنے والوں سے اکثر کی پیروی کرے تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں گے وہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں۔ تیرا رب ہی یقیناً اسے جو اس کے رستہ سے بھٹک جاتا ہے بہتر جانتا ہے۔ اور وہی ہدایت یافتوں کو خوب جانتا ہے۔"

چنانچہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر قدم مشرکین اور مذاہب باطلہ کے خلاف اٹھا اور ان کو صحیح تعلیم دینے کی خاطر ہر قسم کا دکھ برداشت کیا۔ اور ہر قسم کے اعتراضات سنے کیونکہ آپ اکیلے تھے اور کل دنیا مع اپنے سر و سامان آپ کے خلاف تھی۔ گویا یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے ساری دنیا سے ٹکر لی اور آنے والی ہر قسم کی تکالیف و مصائب میں پوری استقامت دکھلائی اور اس ہولناک زمانہ کی وجہ سے ذرہ بھی آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ بلکہ برخلاف اس کے آپ کا قدم دن بدن آگے ہی اٹھتا۔ جس کی وجہ سے ہر قسم کی کامیابیوں نے آپ کے قدم کو چوما جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ ذیل اقتباس میں کیا ہے آپ فرماتے ہیں:-

"آج کل کے عقلمندوں کے نزدیک تو کسی کو اپنا دشمن بنانا غلطی ہے لیکن سچ پوچھو۔ تو یہ بھی حقانیت کی ایک دلیل ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک سے بھی نہ رکھی سب سے بگاڑ لی۔ ان لوگوں کے نزدیک تو نعوذ باللہ آپ نے غلطی کی حالانکہ محض اللہ تعالےٰ کے لئے سب سے بگاڑ لینا آپ کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے کہ جس سے آپ کی قوت ایمانی کا حال معلوم ہوتا ہے۔"

۲۔ نجات کا ذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا ہے

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر حرکت و سکون اپنے خدا کے لئے تھی۔ ہر عمل آپ کا خدا وند کی یاد پیدا کرنے والا تھا بلکہ یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ آپ کا وجود ہمہ تن خدا تعالےٰ کی یاد تھی الغرض آپ کا اپنا کچھ بھی نہ تھا۔ سب کا سب اپنے اللہ کی یاد میں نچھاور کر دیا تھا۔ چنانچہ خدا وند تعالےٰ نے فرمایا ہے:-

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(الانعام ۱۶۳)

یعنی تو ان سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہی ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔"

لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ

(الانعام ۱۶۴)

(اور) اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

پھر سورۃ آل عمران میں خدا وند تعالےٰ نے فرمایا:-

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

(آل عمران ۳۲)

تو کہہ دے (اے لوگو) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ تو میری اتباع کرو (اس صورت میں وہ بھی) تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ان دونوں آیات سے بصراحت یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر چیز اپنے رب الکرم کے لئے تھی جو اکیلا اور منفرد ہے۔ تب خدا وند تعالےٰ نے اپنی ترحم کی نگاہ سے آپ کو نوازا اور خاص کر اس نعمت سے کہ اگر تم اپنے خدا سے ملنا چاہتے ہو اور اس کی محبت کے خواہاں ہو۔ تو پھر میرے اس بندے کی پیروی کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم کو خدا کی محبت کا تحفہ ملے گا۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا قیامت کب ہوگی۔ تو آپ نے جواب دیا تم نے اس دن کے لئے کیا تیاری کی ہے اس نے کہا کچھ بھی نہیں۔ مگر اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگے۔ جس سے تم محبت کرتے ہو۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ درج ذیل ہیں:-

"عن انس ان رجلاً قال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال ویلک وما اعددت لہا۔ قال ما اعددت لہا الا انی احب اللہ و رسولہ قال انت مع من احببت قال انس فما رأیت المسلمین فرحوا بشیء بعد الاسلام فرحہم بہا متفق علیہ باب الحب فی اللہ و من اللہ الفصل الاوّل ۴۲۶ الاول ۴۲۵

(المشکوٰۃ المصابیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ سے سوال کیا کہ قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تمہارا برا ہو۔ تم نے اس کے لئے تیاری کیا کی ہے؟ تو اس آدمی نے کہا میں نے تیاری تو کچھ نہیں کی مگر میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہوں۔ تب آپ نے فرمایا۔ تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔ تب حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ میں نے مسلمانوں کو اتنا خوش کبھی بھی ان کے اسلام لانے کے بعد نہیں دیکھا تھا۔ جتنا اس وقت دیکھا۔

حضرت امام الزمان المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک خواب مندرجہ ذیل الفاظ میں لکھا ہے حضور نے تحریر فرمایا:-

"اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا

ھٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسولؐ ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ ص ۵۰۳ بحوالہ تذکرہ ص ۱۳ طبع دوم)

آپ نے ایک دوسری جگہ رقم فرمایا:-

"تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ"

(کشتی نوح ص ۱۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود خدانما وجود تھا

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود خدانما وجود تھا۔ اس لئے خداوند تعالیٰ نے آپکو "نور" کے لفظ سے یاد کیا ہے چنانچہ فرمایا:۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا۔ (النساء ۱۷۵)

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک کھلی دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک نہایت روشن نور اتارا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی کلمات تحریر فرمایا ہے:۔

"دنیا میں صرف دو زندگیاں قابل تعریف ہیں۔ ایک وہ زندگی جو خود خدائے حی و قیوم مبدء فیض کی زندگی ہے دوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدانما ہو۔ سو آؤ ہم دکھاتے ہیں کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ جس پر ہر ایک زمانہ میں آسمان گواہی دیتا رہا ہے۔ اور اب بھی دیتا ہے۔

(تریاق القلوب صـ۶)

اسی مضمون کو حضور نے فارسی اشعار میں بھی ذکر فرمایا ہے۔

عجب نوریست در جانِ محمد
عجب لعلیست در کانِ محمد

(آئینہ کمالات اسلام)

ترجمہ۔ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان میں عجیب نور ہے اور آپکی کان میں عجیب و غریب لعل ہے۔"

مزید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح یوں فرمایا:۔

محمدؐ است امام و چراغ ہر دو جہاں
محمدؐ است فروزندۂ زمین و زماں
خدا نگویمش از ترس حق مگر بخدا
خدا نماست وجودش برائے عالمیاں

(کتاب البریہ صـ۱۲۹)

ترجمہ:۔ یعنی محمدؐ ہی دونوں جہانوں کے امام و چراغ ہیں۔ محمدؐ ہی زمین و زماں کو روشن کرنے والے ہیں۔ میں خوفِ خدا کی وجہ سے آپکو خدا تو نہیں کہتا۔ مگر خدا کی قسم آپ کا وجود اہل جہان کے لئے خدانما ہے۔

۴۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ساری دنیا کیلئے رحمت ہے

خداوند تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری اقوام کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ خداوند فرماتا ہے:۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ (الانبیاء ۱۰۸)

یعنی۔ اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر فرمایا:۔

قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (الانبیاء ۱۰۹)

(ترجمہ) تو کہہ دے کہ مجھ پر تو صرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہے پس کیا تم اس بات کو مانو گے کہ نہیں؟)

پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے تاکہ کل دنیا اس رحمت سے مستفید ہو اور اس رحمت کے حصول کے لئے ذرہ بھی کوئی تمیز نہیں اور گورے کالے میں کوئی فرق نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قرآنی آیت کے مطلب و معنی کو ایک دلکش انداز میں تحریر فرمایا ہے جس کی عبارت درج ذیل ہے۔

"یاد رکھو کہ کتاب مجید کے بھیجنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا ہے کہ تا دنیا پر عظیم الشان رحمت کا نمونہ دکھاوے جیسے فرمایا:۔

مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

اور ایسا ہی قرآن مجید کے بھیجنے کی غرض بتائی کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ یہ ایسی عظیم الشان اغراض ہیں کہ ان کی نظیر نہیں پائی جا سکتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ جیسے تمام کمالات متفرقہ جو انبیاء علیہم السلام میں تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں جمع کر دیوے اور تمام خوبیاں اور کمالات جو متفرق کتابوں میں تھے وہ قرآن شریف میں جمع کر دیوے اور ایسا ہی جس قدر کمالات تمام امتوں میں تھے وہ کمالات اس امت میں جمع کر دیوے۔"

(الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۲ء صـ۳)

مزید برآں آپ نے تحریر فرمایا:۔

"جیسا کہ خدا تعالیٰ تمام جہان کا خدا ہے۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رسول ہیں اور تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں اور آپ کی ہمدردی تمام دنیا سے ہے نہ کسی خاص قوم سے۔ اور خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بھی وہ کامل اور عام ہمدردی کی تعلیم دی ہے کہ کسی دوسرے رسول کو ہرگز نہیں دی۔"

(چشمہ معرفت (خاتمۃ الکتاب) صـ۱۹)

اس مفہوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ ذیل اپنے فارسی اشعار میں بھی بیان فرمایا ہے وہ اشعار یہ ہیں:۔

"کشتۂ قوم و فدائے خلق و قربانِ جہاں
نے بجسم خویش میلش نے بنفسِ خویش کار
نعرہ ہا پُر درد مے زد از پئے خلقِ خدا
شد تضرع کار او پیشِ خدا لیل و نہار"

وہ کشتۂ قوم مخلوق الٰہی پر فدا اور اہل جہان پر قربان تھا۔ نہ اسے اپنے جسم کی طرف کوئی توجہ تھی۔ اور نہ اپنی جان سے کوئی کام تھا۔ وہ مخلوق خدا کی خاطر پُر درد آہیں بھرتا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے رات دن تضرع کرنا اسی کا کام تھا۔

۵۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہمیشہ قائم و دائم رہیگی

اس تعلیم کا نازل کرنے والا خدا ہے۔ خود اس کے اپنے الفاظ ہیں کہ میں اس تعلیم کو ہمیشہ کے لئے بھیج رہا ہوں اور خود میں اس تعلیم کا نگران رہوں گا۔ چنانچہ آیت درج ذیل ہے

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

(الحجر ۱۰)

ترجمہ۔ اس ذکر (قرآن) کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

سو اس آیت میں اس بات پر زور دیا ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ یہ قرآن کریم بطور ذکر ہمیشہ رہے گا اور دنیا اس سے فائدہ اٹھائے گی۔ اور اگر خدانخواستہ دنیا کے لئے تعلیم ضرر رساں ہوتی تو پھر یہ نہ بڑھتی اور نہ پھیلتی اور نہ ہی اس کی حفاظت کی جاتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی تحریر فرمایا ہے:۔

"یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں۔ چنانچہ میں اس وقت اسی ثبوت کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اس کی حمایت اور تائید کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی بیشک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن شریف) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ قرآن شریف کی حفاظت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وہ توریت یا کسی اور کتاب کے لئے نہیں۔ اس لئے ان کتابوں میں انسانی چالاکیوں نے اپنا کام کیا۔ قرآن شریف کی حفاظت کا یہ بڑا زبردست ثبوت ہے کہ اس کی تاثیرات کا ہمیشہ تازہ بتازہ ثبوت ملتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء صـ۱۰)

انصار اللہ توجہ فرماویں

وقف جدید کی بابرکت تحریک کے سلسلہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رقم فرماتے ہیں:۔

"اب ایسا زمانہ آگیا ہے کہ ہمارے مبلغ کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا . . . . . اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے۔"

ظاہر ہے کہ ایسی تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے انصار اللہ پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ عہدیداران معاونین خاص کی تعداد بڑھائیں، چندہ جات وقف جدید کے وعدہ جات اور ادائیگی کو معیاری بنائیں۔ اور کما حقہ جائزہ لیں۔ کہ کوئی فرد واحد بھی اس مقدس تحریک میں شمولیت سے باہر نہ رہے۔

تمام زعماء کرام سے گذارش ہے کہ صحیح اعداد و شمار کے ساتھ اپنی رپورٹیں باقاعدگی سے بھجوائیں

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۶)

مکرم مرزا صادق علی صاحب	کراچی	۵۰۔۰۰
محترمہ زکیہ خاتون صاحبہ	"	۴۴۔۰۰
مکرم چوہدری سردار احمد صاحب	"	۹۰۔۰۰
" ڈاکٹر مرزا ارشاد علی صاحب	"	۱۰۰۔۰۰
" محمد شفیع صاحب	"	۱۰۔۰۰
" رشید الدین صاحب	"	۲۷۔۰۰
" ماسٹر امین الدین عباسی صاحب	"	۱۔۰۰
محترمہ مسز نمینہ فیروز احمد صاحب	"	۸۰۔۰۰
مکرم کیپٹن داؤد احمد صاحب	"	۵۰۔۰۰
" محمود احمد صاحب ٹھیکیدار	"	۵۱۔۰۰
" سلیمان احمد طاہر صاحب	"	۳۰۔۰۰
" صوفی عبد القدیر صاحب	"	۲۰۔۰۰
" چوہدری شفیق احمد صاحب	"	۱۰۔۰۰
" شیخ جاوید اقبال صاحب	"	۴۰۔۰۰
" نصیر احمد صاحب راجپوت	"	۱۰۔۰۰
محترمہ نور فاطمہ صاحبہ اہلیہ سیف الدین صاحب مرحوم	"	۵۰۔۰۰
مکرم ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"	۲۵۔۰۰
" عبد الماجد صاحب	دادو (سندھ)	۱۰۔۰۰
محترمہ سیدہ زہرہ بیگم صاحبہ	حیدرآباد "	۲۵۔۰۰
مکرم چوہدری محمد سعید صاحب	" "	۱۰۰۔۰۰
محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد سعید صاحب	" "	۲۰۔۰۰
مکرم عبد الستار صاحب	" "	۲۰۔۰۰
محترمہ والدہ صاحبہ میر نور احمد صاحب تالپور	" "	۱۰۰۔۰۰
مکرم رانا عطاء اللہ صاحب	" "	۲۵۔۰۰
" نعمت اللہ صاحب جتوئی	" "	۱۰۔۰۰
" نثار احمد صاحب	" "	۱۰۔۰۰
" چوہدری محمد اکرم صاحب	" "	۶۲۔۰۰
محترمہ نسیم سرور صاحبہ و گل زریں صاحبہ	" "	۱۰۔۰۰
مکرم میاں شریف احمد صاحب	" "	۱۰۔۰۰
بچگان ڈاکٹر بشریٰ قریشی صاحبہ		۳۰۔۰۰
مکرم ڈاکٹر نثار احمد صاحب مورانی	نوکوٹ "	۳۰۔۰۰
" غلام حسین صاحب مشتاق	نور نگر فارم "	۱۰۔۰۰
" منیر احمد صاحب	لاڑکانہ "	۱۰۔۰۰
محترمہ بیگم عبد الحمید صاحب	گوٹھ عبد الحمید "	۵۰۔۰۰
مکرم ملک سردار خان صاحب	جیکب آباد "	۵۰۔۰۰
" محمد صفی اللہ صاحب منجانب خود، اہلیہ مرحومہ محمد احمد و نصرت وغیرہ بچگان	" "	۷۰۔۰۰
" عبد الحق اینڈ سنز	سکرنڈ "	۲۰۔۰۰
" عبد الرحمان صاحب	ٹنڈو اللہ یار "	۱۰۔۰۰

امتحانی پرچے

جن مجالس نے ابھی تک سالانہ مرکزی امتحانات اطفال الاحمدیہ کے پرچے مرکز میں نہیں بھجوائے وہ فوری توجہ فرمائیں۔ (سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مقابلہ مضمون نویسی

امسال، اطفال اور ناصرات کے سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بچوں سے حسنِ سلوک" مقرر کیا گیا ہے۔ شرائط یہ ہیں:۔

ا۔ مضمون ڈیڑھ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔

ب۔ مضمون میں متعلقہ کتب اور ان کے مصنف کا حوالہ ضرور دیں۔

ج۔ اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والے مضمون نگاروں کو بالترتیب ۔/۵۰، ۔/۳۰، ۔/۲۰ روپے کے نقد انعامات دیئے جائیں گے۔

د۔ مرکز میں مضمون وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۱؍ جولائی ہے۔

مربیانِ کرام، ناظمینِ اطفال اور معزز احمدی والدین سے درخواست ہے کہ اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ اِس انعامی مقابلہ میں شامل کریں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفینِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۲۱؍ اگست بروز ہفتہ ۸ بجے صبح دفتر وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ جس کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس طلباء کا بھی انٹرویو ہوگا۔ اس لئے ایسے نوجوان طلباء جن کی تعلیم میٹرک پاس یا اس سے زیادہ ہے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں فوری طور پر دفتر وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی معرفت اطلاع دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ضروری کاروائی مکمل کی جاسکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرا بیٹا عزیز عبد البصیر ایم۔ ایس سی کیمسٹری لیکچرار سنٹرل گورنمنٹ کالج اگلے ماہ اعلیٰ تعلیم کیلئے لندن جا رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا وہاں جانا مبارک کرے نیز میری بیٹی امۃ الجبار سلمہا اللہ تعالیٰ نے امسال (M.B.B.S) ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا فائنل امتحان پاس کیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین (ڈاکٹر عبد السمیع ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ڈی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایم۔ آر۔ ٹی (L) پی۔ ایچ۔ ایس (I) الگیلانی روڈ۔ کوئٹہ)

۲۔ مکرم شیخ عبد الرشید صاحب آف مڈھ رانجھا حال سانگلہ ہل کی دائیں آنکھ کا دوبارہ اپریشن گنگا رام ہسپتال لاہور میں ۷؍ جولائی کو ہوا ہے۔ احباب جماعتِ احمدیہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اس اپریشن کو کامیاب بنائے اور بینائی بحال ہو جائے۔

(شیخ محمد اکرام۔ لاہور)

۳۔ میری آنکھ کے اندرونی حصہ میں پھنسی نکل آئی ہے۔ باوجود علاج کے ابھی تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(حفیظ احمد عادل۔ ڈرگ روڈ۔ کراچی)

۴۔ میرا بھائی عبد الرحمٰن ناصر ۳؍ جولائی ۱۹۷۶ء کو بارہ بجے رات بیرونِ ملک روانہ ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت اسے اپنی حفاظت میں رکھے اور اس کی تمام مشکلات اور پریشانیاں دور کرتے ہوئے اسے اپنے مقصد میں کامیاب کرے (آمین)

(محمد خان ولد چوہدری نور دین جماعت احمدیہ بکھو بھٹی ضلع سیالکوٹ)

۵۔ میرے بیٹے عزیزم محمد بخش جاوید نے ایک محکمانہ امتحان دیا ہوا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (میاں خیر محمد احمدی ڈیرہ غازیخان)

تیسرا امتالی وقارِ عمل یکم اگست کو ہوگا۔ (مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنابِ الٰہی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے قائمِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بننے کی دعا و التجا

مہدی موعود علیہ السلام کے بلند منصب اور اعلیٰ مقام کی نسبت حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت

ایران کے نامور عالم السید صدر الدین صدر اپنی تصنیف المہدی میں تحریر فرماتے ہیں :-

"درکتاب عقد الدرر باب اول از ابو عبداللہ کہ نعیم بن حماد باسناد از ابن عباسؓ روایت کردہ گفت: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مرتبہ اول نظر کرد بآنچہ کہ بقائم آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ عطا خواہد شد و گفت پروردگارا!! مرا قائم آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ قرار بدہ، بآنحضرت گفتہ شد: قائم علیہ السلام از ذریعہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ است۔

مرتبہ دوم نظر کرد، ہماں عطا را دید و ہماں دعا را کرد و ہماں جواب را شنید۔ برای سومین بار نظر کرد، ہماں عطا را دید و ہماں مقالہ را گفت و ہماں جواب را شنید۔ نیز در ہماں کتاب از سالم اشل روایت کردہ کہ گفت: از امام باقر علیہ السلام شنیدم موضوع مذکور را میفرمود بایں تفاوت کہ میفرمود موسیٰ بن عمران نظر کرد۔"

(ترجمہ از کتاب المہدی صد ۱۱۲ مطبوعہ تہران ۱۹۶۶ء)

ترجمہ:-

ابو عبداللہ نعیم بن حماد نے کتاب عقد الدرر باب اول میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے پہلی بار جب اُس (مقام) پر نظر ڈالی جو قائم آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا ہونے والا تھا تو عرض کی اے پروردگار!! **مجھے قائم آلِ محمد قرار دے** (مقرر فرما) جواب ملا قائم علیہ السلام (کا وجود) احمد (مجتبیٰ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے (مقدر) ہے۔ دوسری بار پھر اُن کی نظر اسی مقام پر پڑی، وہی عطا دیکھی، اور وہی دعا کی اور (دوبارہ) وہی جواب سُنا۔ تیسری بار نگاہ ڈالی، تو انہوں نے پھر وہی عطا مشاہدہ کی، وہی پہلی بات۔ (التجا) کی اور پھر وہی جواب سُنا۔

اسی کتاب (عقد الدرر) میں سالم اشل سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے مذکورہ روایت حضرت امام باقر علیہ السلام (کی زبانِ مبارک) سے سُنی۔ آپ نے (پوری روایت) اس فرق کے ساتھ بیان فرمائی کہ (حضرت عیسیٰ کی بجائے) موسیٰ بن عمران کی نظر پڑی تھی۔

درخواست دعا

پنجاب یونیورسٹی کے ایم۔ اے ایم۔ ایس سی کے امتحانات اِن دنوں ہو رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ تمام احمدی طلباء کی نمایاں کامیابی اور دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے بالالتزام دعا فرمائیں۔

(جواد رشید خان ناظم امور طلباء و اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

ولادت

میرے بڑے بھائی مبشر احمد صاحب باندھی (سندھ) کو مورخہ ۳۰ر جون ۱۹۷۶ء کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین اور خادمِ دین ہو۔ آمین

منور احمد
کارکن دفتر الفضل ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

اعلانِ نکاح

پسرم عزیزم مکرم میاں منصور احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ فرحانہ ہمایوں بنت ڈاکٹر ہمایوں اختر صاحب پرنسپل ڈینٹل کالج لاہور سے مبلغ چالیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم محترم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ نے دار الذکر لاہور میں مورخہ ۲۵ر جون ۱۹۷۶ء بعد از نماز جمعۃ المبارک پڑھا۔

عزیزم منصور احمد حال ہی میں پی۔ ایچ۔ ڈی کمپیوٹرز انجینئرنگ کا اعلیٰ کورس پاس کر کے کیلیفورنیا سے واپس راولپنڈی آئے ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(میاں منظور احمد۔ پولان ریڈیو۔ راولپنڈی)

انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا بیسواں مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۹۔۳۰۔۳۱ر اخاء/ اکتوبر بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام مجالس انصار اللہ کے اراکین کو چاہیئے کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

چندہ بیرکس جلسہ سالانہ برائے مستورات

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر آنے والی مستورات کے قیام کے لئے پختہ بیرکس بنوائی جا رہی ہیں جن کے خرچ کا اندازہ دو لاکھ ساٹھ ہزار روپے ہے۔ تمام احمدی مستورات اور عہدہ داران لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ اس بابرکت تحریک کو جلد از جلد بہنوں تک پہنچائیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد چندہ وصول کر کے ارسال کریں۔ مستورات کا چندہ مستورات کی بیرکس پر خرچ ہوگا۔ اگر کسی جماعت میں عورتوں سے بھی چندہ لیا گیا ہے تو وہ افسر صاحب جلسہ سالانہ کو بھجوا دیں اِس نوٹ کے ساتھ کہ یہ مستورات کا چندہ ہے۔

قربانی کے موقعے بار بار نہیں آتے۔ جب بھی کوئی تحریک قربانی کی جماعت کی ترقی کی پیش ہو اس میں حصہ لینا ہر احمدی خاتون کا فرض ہے۔ جہاں لجنات قائم نہیں وہ خواتین براہِ راست اپنا چندہ مجھے بھجوا دیں۔

اس وقت تک صرف لجنہ کھیوڑہ کا چندہ ۱۰۰/- روپے موصول ہوا ہے
جزاھن اللہ احسن الجزاء۔